بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

مرآۃ الصدق

یعنی

آئینہ فضائل صدیق رضؓ

از

شمس المفسرین خادم القرآن بحر العلوم

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت رحؒ

پروفیسر و سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

حسرت اکیڈیمی پبلکیشنز

صدیق گلشن بہادر پورہ حیدر آباد ۵۰۰۲۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

مع

مرآۃ الصّدق

یعنی

آئینۂ فضائلِ صدّیق رض

مصنّفہ

بحر العلوم علامہ حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت رح
پروفیسر و سابق صدر شعبۂ دینیات

حسرت اکیڈیمی پبلکیشنز
صدیق گلشن نزد بہادرپورہ حیدرآباد

بار سوم
شوال سنہ ۱۴۱۵ھ

قیمت
(   )

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : مراۃ الصدق
نام مصنف : بحر العلوم حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرتؒ
سابق پروفیسر و صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن
فن : اسلامیات
اشاعت : شوال ۱۴۱۵ھ مطابق مارچ ۱۹۹۵ء
سائز : ⅛ ڈیمائی - صفحات ۲۴ - تعداد ۱۰۰۰ - بار سوم
طباعت سرورق: فیس بلاک - چھتہ بازار
طباعت کتاب: اسپیڈ پرنٹس سعید آباد - حیدرآباد
اہتمام : محمد عباس علم بردار صدیقی
ناشرین : حسرت اکیڈیمی پبلکیشنز بہادرپورہ
حیدرآباد
ملنے کے پتے : اسٹوڈنٹس بک ہاؤس
چارمینار
بک زون
مہدی پٹنم
دفتر حسرت اکیڈیمی - صدیق گلشن
۸۸۸-۱-۱۹- بہادرپورہ - حیدرآباد ۵۰۰۲۶۴ اے پی

(جملہ حقوق بحق حسرت اکیڈیمی محفوظ)

چند سطور بحر العلوم کے بارے میں

شمس المفسرین شیخ المحدثین استاذ العلماء بحر العلوم حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد دکن کی ایک ایسی عالم شخصیت تھے جن کو بجا طور پر بحر العلوم اور استاذ العلماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت بروز جمعہ ۲۷ رجب سنہ ۱۲۸۸ھ (۱۳ اکٹوبر سنہ ۱۸۷۱ء) حیدرآباد دکن کے ایک مشہور علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بدرجۂ امتیاز کامیاب فرمائے اور ابتداءً آپ کا تقرر دار العلوم پر ہوا جو اس زمانے میں حیدرآباد دکن کی بہت مشہور درسگاہ تھی۔ جب عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو آپ پروفیسر اور صدر شعبۂ دینیات مقرر ہوئے۔ بذریعہ شاہی فرمان آپ کی ملازمت کی مدت میں دس سال تک مسلسل توسیع ہوتی رہی۔

آپ نے قرآن مجید کی مکمل تفسیر لکھی جو تفسیر صدیقی کے نام سے پاکستان سے شائع ہوئی۔ حیدرآباد دکن میں تفسیر کی طباعت کا کام چل رہا ہے اور انشاء اللہ جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے گا سنہ ۱۹۴۱ء میں حیدرآباد اکیڈیمی کی جانب سے آپ کا تحقیقی مقالہ "مسئلۂ عدم نسخ قرآن" طبع ہوا جس میں آپ نے ثابت فرمایا ہے کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔

آپ کی تالیف "الدین" بزبان عربی جامعہ عثمانیہ کے نصاب فقہ میں شامل تھی

آپ نے علامہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تصنیف "فصوص الحکم" کا معرکۃ الآراء محشی ترجمہ فرمایا جو جامعہ عثمانیہ کے دار الترجمہ سے شائع ہوا اور کافی شہرت رکھتا ہے۔ تصوف میں آپ کی کئی تصانیف ہیں جن میں حکمت اسلامیہ، المعارف، العرفان، التوحید (بزبان فارسی) اور مکاتیب عرفان شامل ہیں۔

آپ حسرت تخلص فرماتے تھے اور عربی، فارسی، اردو اور ہندی میں شعر کہتے تھے۔

آپ کا مجموعہ کلام "کلیات حسرت" کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔

آپ نے ۱۷ شوال ۱۳۸۱ھ (۲۴ مارچ ۱۹۶۲ء) بروز شنبہ بوقت عصر اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

صدیق گلشن حیدرآباد

محمد عباس علمبردار صدیقی
مہتمم حسرت اکیڈیمی و کتب خانہ بحر العلوم

رُباعی

حضرت خواجہ محمدؒ صدیق محبوب اللہ رضی اللہ عنہ

ہیں بعدِ رسول سب سے بڑھ کر صدیقؓ
اُس شاہ کے ہیں وزیرِ اکبر صدیقؓ
غارِ ہجرت میں اور بعدِ رحلت
ہر جا پہ ہیں ثانیٔ پیمبر صدیقؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ صدّیق رضی اللہ عنہ

محمدؐ مصطفےٰ کا جانشیں صدیقِ اکبر ہے
بجز پیغمبروں کے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے

زکوٰۃِ مال بعدِ مصطفیٰ صدّیق کو دینا
اشارہ ہے خلافت کا یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے

پڑی بنیاد مسجد کی رکھا بعدِ نبی پتھر
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ نے یہ فضل داور ہے

امام المسلمیں اور پیشوائے مرد و زن صدیقؓ
امامت اور کی باطل جہاں ہاں صدیقِ اکبر ہے

خدا نے شان میں صدیق کی اَتقیٰ ہے فرمایا
وہ اَتقیٰ ہے وہ عنداللہ اکرم اور بہتر ہے

محمدؐ کی نبوت میں نہ شک آیا کبھی ہرگز
وہی اسلام میں سابق وہی رتبہ میں اکبر ہے

محمدؐ مصطفےٰ پر جب وحی آتی تو سنتے تھے
یہ کتنا مرتبہ صدیق کا اعلیٰ ہے برتر ہے

اگر ایمانِ صدیقؓ اور ایمانِ جہاں تولیں
تو غالب سب پہ ہو صدیقؓ کا ایماں کہ اکبر ہے

عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہیں جتنے چرخ پر انجم
عمرؓ صدیق کی نیکی ہے یہ فرمانِ سرور ہے

نہیں پی مئے کبھی صدیقؓ نے اسلام سے پہلے
یہ کیسی فطرتِ اعلیٰ ہے اور طبعِ مطہّر ہے

زمیں پر ایک مردہ بے ارادہ چلتا پھرتا ہے
یہ وجہ اسمِ عبداللہ ہے اور سِرِّ مضمر ہے

اٹھایا صدق نے بارِ نبوت اپنی گردن پر
وہی تو ثانیٔ اثنین اور ہمراہِ پیمبر ہے

بجھایا آتشِ ردّت کو آبِ تیغِ براں سے
یہ ہے اسلام کی خدمت کہ جو کارِ پیمبر ہے

کسی نے گر کیا احسان میں نے کر دیا بدلہ
جزاءِ صدیق کو دیگا خدا جو سب سے برتر ہے

نبی دامادِ والا شان ہیں صدیقِ اکبر کے
وصالِ عشقِ صدیقی کا اس میں راز مضمر ہے

احد میں، بدر میں، احزاب میں اور جنگِ طائف میں
حدیبیہ میں ہر موطن میں ہمراہِ پیمبرؐ ہے

طریقہ قادری اور نقشبندی اور شطاری
مداری کا بھی اعلیٰ رہنما ہے اور رہبر ہے

نبی کے بعد گھل گھل کے موئے صدیق بھی راہی ۔۔۔ یہ عشقِ جانستاں ہے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے
پسِ مردن ملی ہے جائے آغوشِ محمدؐ میں ۔۔۔ بنا اس خاک سے جس خاک سے جسمِ پیمبر ہے
اگر منکر ہو کوئی فضل سے صدیقِ اکبر کے ۔۔۔ میں حدِ مفتری ماروں گا یہ فرمانِ حیدر ہے

علیِ مرتضیٰؓ کے قول پر حسرتؔ کا ہے ایماں
محمدؐ مصطفےٰ کا جانشیں صدیقِ اکبر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

محمد مصطفیٰ کا جانشیں صدیق اکبر ہے

بجز پیغمبروں کے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے

اخرج الطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی (السیوطی وفی کنز العمال ج ۶ ص ۱۳۷)

طبرانی نے سلمۃ ابن اکوع سے روایت کی ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر سب لوگوں سے بہتر ہیں مگر یہ کہ نبی ہو

سألت اللہ ان یقدمک ثلاثا فابی علیّ الا تقدیم ابی بکر قالہ لعلیّ (الخطیب ابن عساکر عن علی۔ کنز ج ۶ ص ۱۴۱)

میں نے اللہ سے تین بار دعا کی کہ تم کو مقدم کرے پھر اللہ نے انکار کیا مگر ابوبکر کی تقدیم کو۔ یہ آپ نے علیؓ سے فرمایا۔

ادعی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمنّ ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر (احمد۔ مسلم۔ عن عائشہ کنز ج ۶ ص ۱۳۸)

تم اپنے باپ ابوبکر اور تمھارے بھائی (عبدالرحمن بن ابی بکر) کو بلاؤ کہ میں ایک نوشتہ لکھدوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں اولیٰ ہوں حالانکہ اللہ اور تمام مسلمان انکار کرتے ہیں مگر ابوبکر کو۔

ایتنی بدواۃ اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا ثم قال یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر۔ (عن عبدالرحمن بن ابی بکر کنز ج ۶ ص ۱۳۹)

میرے پاس دولت لاؤ۔ ایک ایسا نوشتہ لکھدوں کہ تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں مگر ابوبکر کو۔

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من

حذیفہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں تم میں کب تک رہونگا۔ لہذا تم میرے بعد ابوبکر و عمر کی

يعدى ابوبكر و عمر (رواه الترمذى)

پیروی کرو۔

عن ابى الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماطلعت الشمس ولا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبى (فى تاريخ الخلفاء)

ابی درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نہ طلوع کیا نہ غروب کیا کسی شخص پر جو ابوبکر سے افضل ہو، مگر یہ کہ نبی ہو۔

۲

زکوٰۃ مال بعدِ مصطفیٰ صدیق کو دینا — اشارہ ہے خلافت کا یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے

عن انس قال بعثنى بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نسئله الى من ندفع صدقاتنا بعدك فاتيته فسئالته فقال الى ابى بكر (اخرج الحاكم وصححه)

انس ابن مالک سے روایت ہے، کہا مجھ کو بنی مصطلق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھوں کہ آپ کے بعد ہم کس کو صدقات (زکوٰۃ) دیا کریں تو حضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ ابوبکر کو دو۔

عن ابن عباس قال جاءت امراة الى النبى صلى الله عليه وسلم تسئاله شيئاً فقال لها تعودين فقالت يارسول الله ان عدت فلم اجدك تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجدينى فأتى ابابكر فانه الخليفة من بعدى (اخرج ابن عساكر)

ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی شئے کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؐ نے اس سے فرمایا پھر آؤ اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ اگر میں پھر حاضر ہوں اور آپ کو نہ پاؤں۔ یعنی موت کی طرف اشارہ کرتی ہیں تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو آئے اور مجھ کو نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آ۔ کیونکہ وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہے

۳

پڑی بنیاد مسجد کی رکھا بعدِ نبی پتھر — ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ نے یہ فضلِ داور ہے

عن سفينة قال بنى رسول الله

سفینہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم المسجد و وضع حجرا و قال لیضع ابوبکر حجرا الی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجرا الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجرا الی جنب حجر عمر ثم قال ھولاء الخلفاء من بعدی (ع عدق فی فضائل الصحابۃ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد ڈالی اور ایک پتھر رکھا۔ اور فرمایا۔ ابوبکر کو چاہئے کہ ایک پتھر میرے پتھر کے بازو رکھیں۔ پھر فرمایا۔ عمر کو چاہئے کہ ابوبکر کے پتھر کے بازو ایک پتھر رکھیں۔ پھر فرمایا کہ عثمان کو چاہئے کہ عمر کے پتھر کے بازو ایک پتھر رکھیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ میرے بعد خلیفہ ہونے والے ہیں۔

۴

امام المسلمین اور پیشوائے مرد وزن صدیق

امامت اور کی باطل جہاں صدیق اکبر ہے

عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یومھم غیرہ (السیوطی کنز العمال ج ۲ ص ۱۳۸)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کو مناسب نہیں جن میں ابوبکر ہوں کہ ان کے سوا کوئی اور امامت کرے۔

سب کو معلوم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال دفعتاً نہیں ہوا بلکہ بیماری کچھ دراز ہوئی۔ اس مدت میں حسب الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رض نے امامت کی۔ اس زمانہ میں تمام صحابہ حاضر تھے۔ حضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو قرآن سے زیادہ واقف ہے وہی امامت کرے۔ لہٰذا صدیق اکبر رض اَقرَءُ اور اَعْلَمُ بالقرآن تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو دین کے کام کے لئے انتخاب فرمایا تو ہم نے بھی ان کو دنیا کے کاموں کے لئے منتخب کیا۔

۵

خدا نے شان میں صدیق کے اتقیٰ ہے فرمایا

وہ اتقیٰ ہے وہ عند اللہ اکرم اور بہتر ہے

قَالَ اللہُ تَعَالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ۔

قرآن مجید میں ہے۔ تم میں سے اللہ کے پاس وہی بزرگ تر ہے جو متقی تر ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم والطبرانی عن عروۃ انّ ابا بکر الصدیق اعتق سبعۃ کلھم یعذب فی اللہ فیہ نزلت وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰیٓ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی۔
(فی تاریخ الخلفاء)

ابن ابی حاتم اور طبرانی نے عروہ سے روایت کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات شخصوں کو آزاد کر دیا جو سب اللہ کے بارے میں عذاب کئے جاتے تھے انہیں کے حق میں یہ آیت اتری عنقریب دوزخ سے علٰحدہ رکھا جائیگا وہ شخص جو سب سے زیادہ متقی ہے جو اپنے مال کو دیتاہے کہ پاک صاف رہے، اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ وہ بدلہ کرتا ہو مگر رضا جوئی اپنے اعلیٰ رب کی اور وہ بیشک عنقریب راضی ہوگا۔

محمدؐ کی نبوت میں نہ شک آیا کبھی ہرگز ۶ وہی اسلام میں سابق وہی رتبہ میں اکبر ہے

قال ابن اسحٰق حدثنی محمد بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن الحصین التمیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوت احدا الی الاسلام الا کانت لہٗ عنہ کبوۃ وتردد ونظر الا ابا بکر ما عتم حین ذکرتہ وما تردد فیہ
(فی تاریخ الخلفاء)

ابن اسحاق نے کہا۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن الحصین التمیمی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کسی کو دعوت اسلام نہیں دی۔ مگر یہ کہ اس کو اسلام سے اعراض ہوا اور شک ہوا اور نظر و غور ہوا بجز ابوبکر کے کہ انہوں نے تاخیر نہیں کی جبکہ میں نے ان سے بیان کیا اور نہ انھیں تردد ہی ہوا۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال اول من اسلم من الرّجال ابوبکر (ابن عساکر من طریق الحارث)

حضرت علی سے روایت ہے۔ فرمایا۔ سب سے پہلے مردوں میں جو ایمان لائے وہ ابوبکرؓ تھے

خیر البریۃ اتقاھا واعدلھا

بہترین خلایق اور ان میں سب سے زیادہ متقی

الا النبی واوفاها بما سملا
والثانی الثانی المحمود مشهده
واول الناس منهم صدق الرسلا
(فی تاریخ الخلفاء و
فی قصیدۃ ابن ثابت)

عادل بجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ پورا کرنیوالے اس چیز کو جو ان پر ڈالی جاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے اور ان کے قدم بہ قدم چلنے والے ان کا آنا اور حاضر ہونا قابل تعریف ہے۔ لوگوں میں سب سے پہلے وہ ہیں جنہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔

7

محمد مصطفےٰ پر جب وحی آتی تو سنتے تھے
یہ کتنا مرتبہ صدیقؓ کا اعلیٰ ہے برتر ہے

عن ابی جعفر قال کان ابوبکر یسمع مناجاۃ جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یراہ (اخرج ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف)

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ فرمایا۔ ابوبکر رض، جبریل ع، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناجات کو سنتے تھے مگر ان کو دیکھتے نہ تھے۔

8

اگر ایمانِ صدیق اور ایمانِ جہاں تولیں
تو غالب سب پہ ہو صدیق کا ایمان کہ اکبر ہے

عن عمر قال لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اهل الارض لرجح بهم (اخرج البیهقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر سے روایت ہے۔ فرمایا اگر ابوبکر کا ایمان اہل زمین کے ایمان سے تولا جائے تو ان پر بھاری رہے گا۔

9

عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہیں جتنے چرخ پر انجم
عمرؓ صدیقؓ کی نیکی پہ قربانِ سرور ہے

عن عائشه قالت بینا راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتی فی لیلة ضاحیة اذ قلت

حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہا۔ جس وقت میرے حجرے میں رسول اللہ تھے رات روشن تھی۔ ابر نہ تھا تو میں نے عرض کیا

یارسول اللہ ٔ ھل یکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت: فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر (رواہ رزین فی خیر المواعظ ج ۲ ص ۳۷۹)

یارسول اللہ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان پر تارے۔ فرمایا۔ ہاں عمر کی نیکیاں ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ پھر ابوبکر کی نیکیاں کہاں ہیں۔ فرمایا عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

۱۰

نہیں پی مئے کبھی صدیق رض نے اسلام سے پہلے
یہ کیسی فطرتِ اعلیٰ ہے اور طبع مطہر ہے

اخرج ابونعیم بسند جید عنھا قالت لقد کان حرم ابوبکر الخمر علی نفسہ فی الجاھلیہ (فی تاریخ الخلفاء)

ابونعیم نے کہا بہترین سند کے ساتھ حضرت ام المومنین عائشہ نے کہا۔ ابوبکر نے حرام کرلیا تھا شراب کو اپنے آپ پر جاہلیت ہی میں

۱۱

زمیں پر ایک مردِ بے ارادہ چلتا پھرتا ہے
یہ وجہ اسم عبداللہ ہے اور سر مضمر ہے

قال نووی انّ اسم ابی بکر عبداللہ ھو الصحیح المشھور (فی تاریخ الخلفاء)

نووی نے کہا۔ ابوبکر صدیق کا نام عبداللہ ہے اور یہی صحیح اور مشہور ہے۔

۱۲

اٹھایا صدق رض نے بارِ نبوت اپنی گردن پر
وہی تو ثانی اثنین اور ہمراہِ پیمبر ہے

عن ضبۃ بن محصن الغنوی عن عمر بن الخطاب فی حدیث الھجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشی لیلۃ علی اطراف

ضبۃ بن محصن الغنوی سے روایت ہے اور وہ عمر بن الخطاب سے ہجرت کی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات پاؤں کے پنجوں پر چلتے رہے

اصابعه حتیٰ حفیت رجلاه فلما راه ابوبکر قد حفیت حمله علیٰ کاهله لیشتدّ به حتیٰ اتی به فم الغار فانزله (الدینوری فی المجالسة وابوالحسن بن بشران فی فوائده ق فی دلائل واللالکائی فی السنه)

یہاں تک کہ آپ کے پیر کچھے ہوگئے۔ پھر جب ابوبکر نے دیکھا کہ آپ کے پیر کچھے ہوگئے ہیں تو آپ کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا تاکہ لیکر دوڑیں۔ یہاں تک کہ غار کے دہانے پر آتار دیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُولُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ (٦-ع-توبه)

قرآن شریف میں ہے۔ دو میں کا ایک جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے دوست سے کہہ رہا تھا۔ حزن وملال نہ کرو۔ اللہ تو ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنے پاس کی تسکین اس پر اتاری

اخرج عبد اللّٰه بن احمد قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ابوبکر صاحبی ومونسی فی الغار

عبداللہ ابن احمد سے روایت ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر غار میں میرا ساتھی و مونس ہے۔

عن الزهری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لحسان ابن ثابت هل قلت فی ابی بکر شیئاً قال نعم فقال قل وانا اسمع فقال۔

زہری سے روایت ہے، کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا حسان! کیا تم نے ابوبکر کے متعلق کچھ شعر کہے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں۔ حضرت نے فرمایا پڑھو میں سنتا ہوں۔ تب اس نے پڑھا۔ وہ بلند

وثانی[۱] اثنین فے الغار المنیف وقد
طاف[۲] العدو به اذ صعد الجبلا
وکان[۳] حب رسول اللّٰه قد علموا

غار میں دو میں کا ایک تھا اور جس وقت پہاڑ پر چڑھے ہیں تو دشمن اطراف گھوم رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من البریه لم یعدل به رجلا فضحک رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت یا حسان هو کما قلت۔

کا محبوب تھا۔ اسکو سب جانتے ہیں۔ لوگوں میں سے کسی کو اس کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ہنسنے لگے۔ یہانتک آپ کے دندانِ مبارک نمایاں ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ حسان تم نے کیا سچ کہا۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے کہا

۱۳

بجھایا آتشِ ردّت کو آبِ تیغِ برّاں سے
یہ ہے اسلام کی خدمت کہ جو کارِ پیمبر ہے

اخرج عن ابی حصین قال قام ابوبکر یوم الردة مقام نبی من الانبیاء (فی تاریخ الخلفاء)

ابی حصین سے روایت کیگئی ہے کہا کہ لوگوں کے مرتد ہونے کے دن ابوبکر نے پیغمبروں میں سے پیغمبر کی قائم مقامی کی۔

۱۴

کسی نے گر کیا احسان ہیں نے کر دیا بدلہ
جزا صدیقؓ کو دیگا خدا جو سب سے بہتر ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان له عندنا یدا یکافئه اللہ بها یوم القیامه۔
(الترمذی۔ مشکوۃ ص ۵۵۵)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ کر دیا ہے بجز ابوبکر کے۔ کہ ان کے ہم پر احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ دیگا۔

۱۵

نبی داماد والاشان ہیں صدیقؓ اکبر کے
وصالِ عشقِ صدیقی کا اسمیں راز مضمر ہے

۱۶

احد میں، بدر میں، احزاب میں اور جنگ طائف میں — حدیبیہ میں، ہر موطن میں ہمراہ پیمبر ہے

قال السیوطی - ولہ الآثار الجمیلۃ فی المشاھد وثبت یوم احد وحنین وقد فر الناس (فی تاریخ الخلفاء)

سیوطی نے کہا - صدیق اکبر کیلئے جنگ گاہوں میں بہترین آثار ہیں وہ ثابت رہے احد و حنین میں حالانکہ لوگ چل دیے تھے -

۱۷

طریقہ قادری اور نقشبندی اور شطاری - مداری کا بھی اعلیٰ رہنما ہے اور رہبر ہے

ملاحظہ ہو السمط المجید للقشاشی - و مجمع السلاسل (للمصنف)

۱۸

نبی کے بعد گھل گھل کر ہوئے صدیق بھی راہی - یہ عشقِ جانستاں ہے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے

اخرج سیف والحاکم عن ابن عمرؓ قال کان سبب موت ابی بکر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمدا فمازال جسمہ یجری (فی تاریخ الخلفاء)

سیف اور حاکم، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، کہا، ابوبکر کی موت کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی وہ مرے دم تک گھلتے ہی رہے -

۱۹

پس مُردن ملی ہے جائے آغوشِ محمدؐ میں - بنا اس خاک سے جس خاک سے جسم محمدؐ ہے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بایدیھما فقال ھکذا نبعث یوم القیمۃ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن برآمد ہوئے اور مسجد میں داخل ہوئے - ابوبکر رضؓ آپ کے دائیں جانب اور عمر بائیں جانب تھے اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے - پھر فرمایا ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے -

۲۰

اگر منکر ہو کوئی فضل سے صدیق اکبرؓ کے
میں حدِ مفتری ماروں گا یہ فرمان حیدرؓ ہے

اخرج ابن عساکر عن ابن ابی لیلیٰ قال قال علی لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری

(فی تاریخ الخلفاء)

ابن عساکر نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ پر جو مجھے فضیلت دیگا میں اس کو حدِ مفتری ماروں گا

عن سوید بن غفلة قال مررت بقوم یذکرون ابا بکر و عمر ینتقصونهما فاتیت علیا فذکرت له ذالك فقال لعن الله من اضمر لهما الا الحسن الجمیل ....

.... فمن اتیت به بعد مقامی هذا فعلیه ما علی المفتری الا و خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر و عمر

(خیثمة - واللالکائی وابوالحسن علی بن احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر و عمر والشیرازی فی الالقاب وابن مندة فی تاریخ اصبهان ۔ کنز ج ۶ ۔ ص ۳۷۰)

سوید ابن غفلہ سے مروی ہے۔ کہا میں چند ایسے لوگوں پر سے گذرا جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کا ذکر کر رہے تھے اور ان کو ناقص کہہ رہے تھے لہذا میں حضرت علیؓ کے پاس آیا اور سارا قصہ کہدیا تو فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان لوگوں پر جنھوں نے اپنے دل میں اچھی بات کے سوا رکھی .... اگر ان کے متعلق پہلے سے تنبیہ کیا ہوتا تو ان کو سخت سزا دیتا۔

اس وقت کے بعد جو شخص ایسی بات کہے گا اس کو وہی سزا ہے جو مفتری کو ہوتی ہے۔ ہاں اس امت کے بہترین بعد نبی ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

علی مرتضیٰ کے قول پر حسرت کا ہے ایماں
محمدؐ مصطفےٰ کا جانشیں صدیقِ اکبرؓ ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے

انتقال کے وقت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ فرمایا وہ معہ ترجمہ ذیل میں پیش ہے۔

عن اسید بن صفوان صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما توفی ابوبکر سجّوہ ثوبا وارتجت المدینۃ بالبکاء و دھش الناس کیوم قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء علی بن ابی طالب مسرعا باکیا مسترجعا ویقول :-

الیوم انقطعت خلافۃ النبوّۃ حتیٰ وقف علی باب البیت الذی فیہ ابوبکر ثم قال رحمک اللہ ابابکر کنت اول القوم اسلاما واخلصھم ایمانا واکثرھم یقینا واعظمھم غنی واحدبھم علی الاسلام واحوطھم علیٰ رسول اللہ

اسید بن صفوان صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ جب ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے ان پر کپڑا اڑھا دیا اور مدینہ میں رونے کا ایک شور برپا ہوا اور لوگ ایسے مدہوش ہوگئے جیسے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ہوگئے تھے۔ جناب علی مرتضیٰ جلد جلد روتے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھتے ہوئے تشریف لائے آپ یہ فرما رہے تھے آج خلافت نبوت باقی نہ رہی پھر اس گھر کے دروازے پر پہنچ کر ٹھہر گئے جس میں ابوبکر صدیق رضؓ تھے پھر یوں فرمایا اے ابوبکر! تم پر خدا رحم فرمائے تم سب سے پہلے اسلام لائے اور بہ نسبت دوسروں کے تمہارا ایمان زیادہ خالص اور تمہارا یقین زیادہ تھا۔ تمہارے کارنامے بڑے تھے۔ تم اسلام پر زیادہ مائل تھے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے

صلی اللہ علیہ وسلم و
امنهم علی اصحابه واحسنهم
صحبة واعظمهم مناقب واكثرهم
سوائق وارفعهم درجة واقربهم
من رسول الله صلی الله علیه
وسلم واشبههم به هدیا و
سمتا وخلقا ودلا واشرفهم
منزلة واکرمهم علیهم و
اوثقهم عنده فجزاك الله
عن الاسلام وعن رسوله
وعن المسلمین خیرا
صدّقت رسول الله
صلی الله علیه وسلّم
حین کذّبه الناس
فسمّاك رسول الله
صلی الله علیه وسلم
صدّیقا قال الله تعالیٰ
والذی جاء بالصّدق
یعنی محمدا وصدّق به
یعنی ابابکر واسیته
حین بخلوا وکنت معه
حین قعدوا وصحبته

زیادہ نگہبان تھے - اصحابِ رسول کو تمہاری جانب
سے کوئی کھٹکا نہ تھا - دوسروں سے تمہاری صحبت
رسول بہتر تھی تمہارے مناقب دوسروں سے عظیم الشان
تھے - تمہارا درجہ دوسروں سے اعلیٰ تھا تم کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے زیادہ قربت تھی - تم حضرت سے رنگ ڈھنگ
عادات و اخلاق میں زیادہ مشابہ تھے - تمہاری منزلت
دوسروں سے زیادہ بلند تھی - حضرت کے پاس تمہاری
بزرگی زیادہ تھی اور حضرت کے تم زیادہ معتمد علیہ تھے
خدائے تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے -
اسلام کی طرف سے رسولِ خدا کی طرف سے - تمام مسلمانوں
کی طرف سے تم نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس وقت تصدیق کی جبکہ آپ کی دوسروں
نے تکذیب کی - اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آپ کا نام صدیق رکھا - خدائے تعالیٰ نے فرمایا
جو حق لایا یعنی محمدؐ اور جس نے اسکی تصدیق کی
یعنی ابوبکرؓ - تم نے حضرت کی غمخواری کی جب کہ
دوسروں نے بخل کیا - تم حضرت کے ساتھ تھے
جبکہ دوسرے بیٹھے دیکھ رہے تھے - سختی میں تم نے
حضرت کا اچھا ساتھ دیا - غار میں
منزل و سفر میں - دونوں میں کے تم ایک ہو
تم ہجرت اور جنگ گاہ میں حضرت کے رفیق
تھے -

في الشدّة اكرم صحبة ثاني
اثنين في الغار والمنزل
ورفيقه في الهجرة ومواطن
الكرّة وخلفته في امّته
باحسن الخلافة حين
ارتدّ الناس وقمت بدين الله
قياما لم يقمه خليفة نبي
قبلك وقوّيه حين ضعف
اصحابه وبررت حين استكانوا
ونهضت حين وهنوا ولزمت
منهاج رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكنت خليفة
حقا لم تنازع بزعم المنافقين
وطعن الحاسدين وكره الفاسقين
وغيظ الكافرين فقمت بالامر حين
فشلوا ومضيت بنور الله حين
وقفوا - واتبعوك فهدوا - كنت
اخفضهم صوتا واعلاهم خوفا
اقلهم كلاما - واصوبهم نطقا
واشدهم يقينا - واشجعهم قلبا
واحسنهم عقلا واعرفهم بالامور
كنت والله للدين يعسوبا اوّلا

حضرت کی امت میں تم نے بہترین قائم مقامی
کی جب کہ لوگ مرتد ہو گئے - اور تم نے
دینِ خدا کو ایسا قائم رکھا کہ کسی نبی کے
خلیفہ نے قائم نہیں رکھا - تم نے
حضرت کی تقویت کی جب کہ دوسرے
اصحاب ضعیف ثابت ہوئے -
تم میدان میں نکلے جب کہ دوسروں
نے کمزوری ظاہر کی -
تم اٹھ کھڑے ہوئے جب کہ
دوسروں نے سستی کی - تم طریق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اڑے
رہے - تم حضرت کے سچے قائم مقام
تھے - تم سے کسی نے کشمکش نہ کی باوجود
منافقین کے زعم حاسدین کے طعن فاسقین
کی کراہت کافرین کے غیض و غضب کے تم کام کو لے کھڑے
ہوئے - جب لوگوں نے ہمت ہار دی تم خدا کے نور
کو لے چلے جب اور لوگ ٹھہر گئے - لوگوں نے تمہاری
اتباع کی اور ہدایت پائی - تمہاری آواز بہت پست
تھی - تمہارا خوف بلند پایہ تھا تم کم گو تھے - تمہارا یقین
قوی تھا - تمہارا دل شجاع تھا - اور عقل خوب درست تھی
تم کاموں کے نشیب و فراز کو خوب جانتے تھے - بخدا تم دین
کے لئے شہد کی مکھیوں کی رانی تھے - اول جب کہ

حين تفرق الناس عنه واخرا- حين
ولوا - كنت للمؤمنين ابا رحيما
اذا صاروا عليك عيالا - فحملت
اثقالا عنها ضعفوا وحفظت ما
اضاعوا ووعيت ما اهملوا - و
شمرت اذا امنعوا وصبرت اذا
جزعوا فادركت اوطارا ما
طلبوا ونالوا بك ما لم يحتسبوا
كنت على الكافرين عذابا صيبا
وللمومنين غيثا وخصبا ذهبت
بفضائلها واحرزت سوابقها لم
تغلل حجتك ولم تضعف بصيرتك
ولم تجبن نفسك ولم تخن كنت
كالجبال لا تحركه العواصف ولا
تزيله الرواجف كنت كما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امن الناس
فی صحبتك وذات يدك وكما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ضعيفا فی بدنك قويا فی امر الله
متواضعا فی نفسك عظيما عند الله
كبيرا فی الارض جليلا عند المومنين
ثم لم يكن لاحد فيك مهمز ولا

لوگ اس سے جدا ہو گئے اور آخر جب کہ لوگوں نے
روگردانی کی۔ تم مسلمانوں کے لئے مہربان باپ
تھے جب وہ تمہارے عیال تھے۔ تم نے اتنا بار اٹھایا
کہ لوگ اس کے اٹھانے سے عاجز و ضعیف تھے تم نے
اس کی حفاظت کی جس کو لوگوں نے ضائع کیا
تم نے وہ یاد رکھا جسکو لوگ بھولے۔ تم تیار و
مستعد ہو گئے جب لوگوں نے روکا۔ تم نے صبر کیا
جب لوگ بیقرار ہو گئے۔ لوگوں کے جو جو مقاصد تھے اسکو
تم نے پایا۔ لوگوں نے تم کو ایسا پایا کہ جس کی ان کو
امید نہ تھی۔ تم کافروں کے حق میں برستا عذاب تھے
اور مسلمانوں کے لئے بارش اور سرسبزی۔ تم نے فضائل
حاصل کئے اور تمہاری حجت میں کوئی علت و سقم نہ
نکلا۔ تمہاری بصیرت ضعیف نہ ہوئی۔ تمہارے نفس نے
نہ بزدلی کی نہ خیانت۔ تم ایسے تھے جیسے پہاڑ کہ سخت
ہوائیں اسے ہلا نہیں سکتیں اور نہ زلزلے اس کو جگہ
سے ہٹا سکتے۔ تم ایسے تھے جیسے کہ حضرت رسول مقبول نے
فرمایا تم صحبت اور مال دونوں میں محسن تھے اور جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدن کے ضعیف
اور کارِ خدا میں قوی و توانا تم اپنے جی میں فروتن خدا
کے پاس بزرگ زمین میں بڑے۔ مسلمانوں میں
جلیل القدر۔ کسی کو تم میں عیب جوئی کا موقع
نہ ملا۔ نہ کسی کہنے والے کو چشمک کا مقام۔ نہ کسی کو

لقائل فيك مغمز ولا لاحد عندك
هوادة والذليل عندك قوی عزيز
حتیٰ تاخذ له الحق والقوی العزيز
عندك ضعيف حتیٰ تاخذ منه
الحق القريب والبعيد عندك فی
ذالك سواء شانك الحق والصدق
وقولك حكم وحتم وامرك غنم
وعزم ثبت الاسلام سبقت والله
سبقا بعيدا واتعبت من بعدك
تعبا شديدا وفزت بالخير فوزا
مبينا فجللت عن البكاء وعظمت
رزيتك فی السماء وهدت
مصيبتك الانام والله لا يصاب
المسلون بعد رسول الله صلی الله
عليه وسلم بمثلك كنت للدين عزا
وكهفا وللمسلمين حصنا وانسا
وعلی المنافقين غلظة وعنفا و
كظما فالحقك الله بنبيك صلی الله
عليه وسلم لا حرمنا اجرك ولا
اضلنا بعدك وانا لله وانا اليه
راجعون ٥

تم میں سستی۔ ذلیل تمہارے پاس قوی و عزت مند
تھا کہ اس کا حق لیں۔ قوی و عزت مند تمہارے
پاس ضعیف تھا کہ اس سے حق لیں اس
امر میں قریب و بعید تمہارے پاس دونوں
برابر تھے۔ تمہاری روش حق اور راستی تھی
تمہارا قول حکم اور قطعی امر تھا۔ تمہارا کام غنیمت
اور پختہ ارادہ تھا۔ تمہارا اسلام پختہ اور ثابت
تھا۔ تم نے بہت دور تک تقدم اور پیشوائی کی
اور اپنے پیچھے والوں کو بہت تھکا دیا کہ تم تک
پہنچیں تم نے بھلائی کی طرف واضح کامیابی حاصل کی
کوئی رو کر تم کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ تم اس سے بزرگ تر ہو
تمہاری مصیبت آسمانوں میں بڑی ہے۔ تمہاری
موت کے صدمہ نے لوگوں کو شکستہ کر دیا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں پر کوئی
مصیبت نہ پڑے گی جو تمہارے انتقال کی مصیبت
کے برابر ہو تم دین کی عزت اور اسکی پناہ گاہ تھے
اور مسلمانوں کے لئے قلعہ اور انس تھے۔ منافقوں کے حق میں
سختی و غصہ اور خون پینا تھے! اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دے اور تمہارے اجر سے
ہم کو محروم نہ کرے اور تمہارے بعد ہم کو بے راہ
نہ کرے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام عبداللہ۔ لقب عتیق۔ خطاب صدیق اور کنیت ابوبکر ہے۔ آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ۔ آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُرّہ میں جا ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دو سال دو ماہ کم تھی۔ غرض رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ۶۳ سال کی عمر میں ہوا تو ابوبکر صدیقؓ کا انتقال بھی اسی عمر میں ہوا۔ آپ کا رنگ گورا، بدن چھریرا، رخسار ہموار، آنکھیں جھکی ہوئی۔ انگلیوں پر گوشت کم، اور ڈاڑھی کھچڑی تھی۔ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ ابتدا میں ہزارہا روپیوں کے مالک تھے۔ مگر تمام دھن دولت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خدمت کے لئے صرف کر دی۔ سب سے پہلے ایمان لائے۔ ادھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبر ہونے کی اطلاع دی ادھر صدیق اکبرؓ نے آپ کی تصدیق کی۔ سفر حضر میں کبھی ساتھ نہ چھوڑا۔ ایک دفعہ حضرت علی مرتضیٰ نے پوچھا۔ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ آپ ہیں۔ حضرت مولیٰ نے فرمایا سب سے بہادر ابوبکر ہیں۔ جنگ بدر میں جب رسولِ خدا صلعم عریش یعنی منڈھوے کے نیچے بٹھلائے گئے تو ابوبکر پاس کھڑے آپ کی حفاظت کر رہے تھے اور چاروں طرف سے دشمنوں کو روک رہے تھے۔ میرے خیال میں صدیق اکبر گول کیپر ہیں اور حضرت علیؓ فارورڈ۔ گول کیپر کی معمولی غلطی کھیل ہی کو ختم کر دیتی ہے۔

ظاہر ہے جو شخص تمام عمر رسولِ خدا صلعم کی خدمت میں رہا ہو، مختلف اقوام سے تجارت کی ہو اس کے معلومات کے کیا کہنے؟ صحابہ میں اختلاف ہوتا تو فیصلہ صدیق اکبر کی رائے پر ہوتا۔ بڑے نسابہ یعنی تمام لوگوں کے نسب سے واقف۔ بہترین معبّر یعنی تعبیر خواب دینے والے تھے۔ خلافت کے زمانہ میں کھانے کپڑے کے سوائے کچھ نہ لیا۔ آپ کی خلافت کے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ رسولِ خدا صلعم کا انتقال دفعتہً تو ہوا نہیں۔ آٹھ دس دن تک ابوبکر صدیق امامت کرتے رہے

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے دین کے کام یعنی امامت کے لئے آپ کا انتخاب فرمایا اور ہم نے ان کو دنیا کے کاموں یعنی خلافت کے لئے منتخب کیا۔ بہرحال دو برس چند مہینے خلافت کا کام بلا اختلاف انجام دیا۔ اور آخر میں غمِ حبیبؐ میں گھل گھل کر جان دیدی۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وارضاہ عَنّا۔

تاریخ رحلت ۲۲۔جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری

بحر العلومؒ کی کچھ اور تصانیف

آیاتِ بینات
اعجاز القرآن
اصول اسلام
التوحید
المعارف
العرفان
ارشادات صدیقی
جس میں حسب ذیل مضامین
شامل ہیں۔
ابلیس ازم
اسلامی حکومت
کلمہ طیبہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ
وَاللّٰہ یَھْدِی مَنْ یَشَآءُ
الدین یسر
دینِ فطرت
صلائے عام
شادی
رشوت خواری

سماع (جواز کا مسئلہ)
قولُ فصلُ
گلدستۂ اطفال
مرأۃ الحائق
مسئلۂ عدم نسخ قرآن
مشاجرات صحابہ واختلافات ائمہ
معیار الحق
مکاتیبِ عرفان
وصیت و وراثت
کلیات حسرت
حقیقت بیعت
حقیقت معراج
حکمت اسلامیہ
درس القرآن
تفسیر لطیفی
تفسیر صدیقی